جمعية الدعوة
بالصناعية الجديدة
INDUSTRIAL CITY ISLAMIC SOCIETY

www.KitaboSunnat.com

النهي عن الإبتداع في شهر رجب

معالي الشيخ الدكتور

صالح بن فوزان بن عبدالله الفوزان

حفظه الله

عضو اللجنة الدائمة للإفتاء
وعضو هيئة كبار العلماء

ترجمه: محمد اختر صدیق

داعیه مکتب دعوه صناعیه جدید ریاض

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الصناعية الجديدة بالرياض
هاتف ٤٩٨٢٢٥-٤٩٨٥٢٣ فاكس ٤٩٨٢٢٢٨ جوال ٠٥٣٤٩٣١٠٠٠ - ٠٥٣٤٩٤١٠٠٠ - ٠٥٣٤٩٥١٠٠٠

الممسوحة ضوئيا بـ CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دیا ہے اور بدعات وخرافات سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (الاعراف ۳) [پیروی کرو تم (اے لوگو!) اس کتاب کی جو اتاری گئی تمہاری طرف، تمہارے رب کی جانب سے، اور مت پیچھے چلو تم لوگ اس کے سوا اور دوستوں کے] میں گواہی دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہی اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہیں جو شریعت کے مطابق ہوں اور خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیے گئے ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

آپ نے فرمایا: اور دین میں نئے امور نکالنے سے بچتے رہو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابوداود ۴۰۶۷)

درود وسلام ہوں آپ پر، آپکی آل پر، آپ کے اصحاب پر اور اس پر جو بھی آپ کی راہ پر چلے اور دین میں کوئی نئی بات ایجاد نہ کرے۔

امابعد: مسلمان بھائیو: اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور جان لو کہ دین میں بدعات و خرافات ہر خرابی اور مصیبت کی بنیاد ہے، شیطان ہر طرح سے لوگوں کو دین سے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر وہ دیکھتا ہے بعض لوگوں کو دین میں رغبت نہیں ہے تو یہ انکو مزید بے دینی پر ابھارتا ہے اور ان کے لیے شک کے دروازے کھولتا ہے اور اگر ان میں دین کی محبت دیکھتا ہے تو ان کو بدعات خرافات کی دعوت دیتا ہے تاکہ ان کے دین کو برباد کر دے۔ لہٰذا اس سے ہوشیار رہو۔ جان لو شریعت مکمل ہے جس میں کمی اور زیادتی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: [اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ][المائدہ ۳] [آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا] اللہ کے دین میں بدعت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اسلام میں بدعت ایجاد کی تو گویا اس نے یہ دعویٰ کیا محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: [اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ] [آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا] لہٰذا جو اس وقت (عہد رسالت میں) دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا۔ یقینا بدعتی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خیر تک پہنچنے کے رستوں کی حد بندی کر دی ہے جبکہ بدعتی ان رستوں میں کمی یا زیادتی کرنا چاہتا ہے اور وہ اپنے آپ کو شریعت سازی میں اللہ تعالیٰ کا شریک بناتا ہے یہ بات گمراہی ہے اور گناہ کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے نازل کردہ شریعت کی پیروی کا حکم دیا ہے جبکہ بدعتی اس کا انکار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔

اللہ کے بندو: ہم اس ملک (سعودیہ) میں بے شمار ایسی بدعات سے بچے ہوئے ہیں جن میں دوسرے کئی ممالک کے لوگ گرفتار ہیں لیکن جب سے وسائل نقل آسان ہوئے، ذرائع ابلاغ (میڈیا) کی بھرمار ہوئی اور ہمارے ہاں ایسے تارکین وطن کثرت سے آئے جن کی نشو نما ہی بدعت پر ہوئی ہے تو بعض اوقات انہوں نے یہاں بھی بدعات پھیلانے کی کوشش کی جس کے سبب بعض عوام کے لیے معاملہ خلط ملط ہو گیا، ان حالات میں واجب ہے کہ ان بدعات پر بروقت تنبیہ کی جائے تاکہ ایک مسلمان دینی بصیرت پر قائم ہو۔ وہ بدعات جو ماہ رجب میں سرانجام دی جاتی ہیں ان میں سے بعض جاہلیت کی رسمیں اور بدعات ہیں جن کو سر انجام دینے والے یہ دعویٰ کرتے کہ ماہ رجب کو دوسرے مہینوں پر فضیلت حاصل ہے جبکہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔ ماہ رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ؛ ہمارے ماہ رجب میں اور ماہ شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما) (مسند احمد ۱/۲۵ یہ روایت ضعیف ہے امام بیہقی نے فرمایا: اس میں زیاد نمیری متفرد ہے اور اس سے زائدہ بن ابی رقاد متفرد ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا زائدہ زیاد نمیری سے متفرد ہے شعب الایمان ص ۲۷۴) رجب کی فضیلت میں نبی ﷺ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے جتنی بھی روایات اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی سب جھوٹی ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں نے اس مہینہ میں ایسی ایسی عبادات بنا رکھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے مشروع قرار نہیں دیا جن میں سے ایک رجب کی پہلی جمعرات اور پہلے جمعہ کی رات کی تعظیم ہے۔یقینا اس دن اور اس رات کی فضیلت کی بدعت چوتھی صدی ہجری میں ایجاد کی گئی ہے اس مسئلہ میں جتنی بھی روایات مروی ہیں ان کے جھوٹا ہونے پر علماء کا اتفاق ہے لہٰذا ان دنوں کی تعظیم کرنا جائز نہیں یہ دن بھی دوسرے دنوں کی طرح ہی ہے۔

حافظ ابن رجب نے فرمایا:رجب کے مہینہ کی کوئی خاص نماز ثابت نہیں جس کو ہم اس کے ساتھ خاص کریں اور (صلاۃ رغائب) نماز رغائب کے بارے میں جو رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو پڑھی جاتی ہے جتنی بھی احادیث مروی ہیں سب کی سب باطل اور جھوٹی ہیں اور صحیح نہیں ہیں، جمہور علماء کے نزدیک یہ نماز باطل ہے اور بدعت ہے اور فرمایا:رجب کے روزوں کی فضیلت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں کے ہاتھوں پر مارا کرتے تھے جو رجب کا روزہ رکھتے تھے تاکہ وہ کھانا کھانا شروع کردیں اور وہ کہتے تھے کہ یہ رجب کیا ہے؟ رجب کی تعظیم زمانہ جاہلیت کے لوگ کرتے تھے جب اسلام آیا تو اس کو ترک کر دیا گیا ۔ ایک روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اس کے روزہ کو سنت کہنا مکروہ خیال کرتے تھے۔

جہاں تک عمرہ کی بات ہے تو رسول اللہ ﷺ سے ماہ رجب میں عمرہ ثابت نہیں ہے ماہ رجب میں عمرہ کرنے کی کوئی خاص فضیلت نہیں ہے اس میں عمرہ بھی دوسرے مہینہ کے عمرہ کی طرح ہے۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معراج ۲۷ رجب کو تھا لہٰذا اس رات وہ محافل منعقد کرتے ہیں اور مختلف قسم کی خاص عبادات کرتے ہیں جن کی کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نہیں اتاری ہے ،وہ اس رات مختلف قسم کے اذکار اور دعائیں خاص طور پر کرتے ہیں

اس رات کو عبادت کے ساتھ خاص کرنا کئی لحاظ سے غلط ہے:

نمبر ۱:۔ معراج کو اس رات اور اس مہینہ کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی دلیل نہیں معراج کی تاریخ کے تعین میں علمائے اسلام متفق نہیں ہیں اس کو ۲۷ رجب سے خاص کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

نمبر ۲:۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ اسی رات میں معراج ہوا ہے تو پھر بھی اس رات میں خاص عبادت کی کوئی دلیل اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ رسول ﷺ نے اس رات کو کوئی محفل منعقد کی اور نہ ہی کوئی خاص عبادت کی ہے، اسی طرح خلفائے راشدین ، صحابہ کرام اور تابعین نے بھی اس رات کو خاص عبادت نہیں کی۔ لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسلام میں ایسے نئے مسائل داخل کرے جو سلف صالحین سے ثابت نہیں ہیں۔

نمبر ۳:۔ اس رات میں ایسی محافل مقرر کی جاتی ہے جن میں منکرات (گناہوں) کا ارتکاب ہوتا ہے جیسا کہ صاحب کتاب (الابداع فی مضار الابتداع) نے کہا: اس رات میں لوگوں نے بہت سارے خلاف شریعت کام شروع کر دیے ہیں اور اس میں مختلف بدعات ایجاد کرلی ہے جیسا کہ مساجد میں اجتماع کرنا ، شمعیں جلانا ، چراغاں کرنا اور مسجد کے مناروں کو سجانا اس کے علاوہ فضول خرچی کرنا وغیرہ۔ پھر کہا: سلف صالحین کی زندگی کس قدر خوبصورت تھی کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر ہمیشگی کرنے والے تھے اور بال برابر بھی کمی زیادتی نہیں کرتے تھے اور آپ کی سنت سے خروج ضلالت اور گمراہی شمار کرتے تھے خاص طور پر صحابہ اکرام کا زمانہ اور قرون ثلاثہ جن کے خیر پر ہونے کی گواہی دی گئی ہے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ جو لوگ معراج کی مناسبت سے محافل مقرر کرتے ہیں وہ پانچ وقتہ نماز کا اہتمام نہیں کرتے بلکہ ان میں سے بہت سے لوگ پکے بے نماز ہیں ،وہ مساجد میں مسلمانوں کے ساتھ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے دراصل وہ بدعت کو رواج دیتے ہیں جبکہ واجبات اور سنتوں کا قطعاً خیال نہیں کرتے اور نہ ہی جمعہ جماعات کا خیال کرتے ہیں۔

اللہ کے بندو؛ بدعت دین میں نیا کام اور ملت کو تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ ایسا بوجھ اور طوق ہے جو وقت کا ضیاع ، مال کی بربادی اور بدن کو تھکادینے کا سبب ہے، یہ جنت سے دور اور جہنم کے قریب کرتی ہے ، یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور سختی کا سبب ہے لیکن سرکش اور گمراہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے اور اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہتے، ان کا عمل انہیں اللہ تعالی سے دور ہی کرتا ہے اور ان کی کوشش اور تھکاوٹ اللہ کو ناراض ہی کرتی ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلا مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ (الغاشیہ ۲۔۷)

[اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہونگے (اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہونگے اور دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔ نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا۔ ان کے لئے کانٹے دار درختوں کے سوا اور کچھ کھانا نہ ہوگا۔ جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا۔]

بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم

الحمد للہ مکمل ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "